کتنا اچھا فیصلہ کرتا رہا کشمیر کا

"کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا"

یو۔این۔او ———— سید محمد جعفری

"گوکل مہا بچوں" پہ تازہ نکھار دیکھ
مونچھوں کے تاؤ دیکھ نظر کی بہار دیکھ
مؤثر پہ اثر رہا ہے وہ تلا کھار دیکھ
"ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ"

اے مرحبا یہ حسن ادائے اللاٹمنٹ

ہائے اللاٹمنٹ ———— ضمیر جعفری

دور جدید میں طنز و مزاح کی تیسری رو تصویری مناظر یا گہرے مشاہدے کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے — اس رو کی خوبی یہ ہے کہ یہ انتہائی خلوص سے محض تصویریں پیش کرتی چلی جاتی ہے اور کسی بھی چیز پر نکتہ چینی کی موہوم سی کوشش تک نہیں کرتی — لیکن ان تصویروں کے پس پشت ایک ایسی گہری طنز پنہاں ہوتی ہے جسے تصویر دیکھنے والا بڑی شدت سے محسوس کرتا ہے اور جو تصویر کے رنگوں کی ضحکہ خیز آمیزش کو بالکل برہنہ کر دیتی ہے — نتیجہ میراجی کے الفاظ میں یہ ہوتا ہے کہ ———— "ہم ان کی طرف ایک تبسم ایک قہقہے سے زیادہ توجہ ہی نہیں دیتے اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کو شانے کا بہترین طریقہ اس کی ہستی سے بے اعتنائی ہے[1]"

تصویر کی ضحکہ خیز صورت کا احساس دلانے میں بھی راجہ مہدی علی خان پیش پیش ہیں ان کی نظم "اس سے اور اسی سے شرکی

---

۱ — دیباچہ مضراب (راجہ مہدی علی خان) از میراجی ص ۱۳